سوال

(84) نماز مغرب میں قراءت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ائمہ کرام جمعرات کے دن نماز مغرب میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص پڑھنے کا التزام کرتے ہیں اور اس انداز سے قرأت کرنے کو سنت کا درجہ دیا جاتا ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ نیز اس پر التزام کرنا درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم کی کوئی بھی سورت کسی بھی نماز میں پڑھنا جائز ہے، چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متعلق ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''دو سورتوں کو ایک رکعت میں جمع کرنا، سورتوں کی آخری آیات پڑھنا، ایک سورت کو دوسری سے پہلے پڑھنا یعنی ترتیب کے بغیر پڑھنا اور سورت کی ابتدائی آیات پڑھنا۔'' [1]

لیکن اپنی طرف سے کسی نماز میں مخصوص سورتوں کا پڑھنا اور اسے سنت کا درجہ دے کر اس پر التزام کرنا انتہائی محل نظر ہے۔ سوال میں ذکر کیا گیا ہے کہ جمعرات کے دن مغرب کی نماز میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص پڑھی جاتی ہیں، غالباً اس التزام کی بنیاد درج ذیل دو احادیث ہیں۔

1۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد تلاوت کرتے تھے۔ [2]

2۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی رات نماز مغرب میں قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھا کرتے تھے۔'' [3]

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ''نماز مغرب میں قرأت کی مقدار۔''

ان احادیث کے متعلق ہمارے ملاحظات درج ذیل ہیں: پہلی بات یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں دن کی تعیین نہیں، اس میں مطلق طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بیان ہوا ہے کہ آپ نماز مغرب میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص پڑھتے تھے، دن کی تعیین خود ساختہ ہے، پھر یہ دونوں روایات محدثین کے قائم کردہ معیار صحت پر پوری نہیں اترتیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ اگرچہ ظاہری طور پر صحیح معلوم ہوتی ہے لیکن یہ معلول ہے۔ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ بعض راویوں سے اس میں غلط بیانی ہوئی ہے اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ایک راوی سعید بن سماک متروک ہے۔ محفوظ یہ امر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب کے بعد دو سنتوں میں ان سورتوں کو پڑھتے تھے۔ [4]

نیز حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں راوی احمد بن بدیل ہے جس کے متعلق حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں : ''صدوق لہ اوھام'' سچا ہے لیکن اس کے کچھ اوہام ہیں۔[5] علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے متعلق لکھا ہے کہ انتہائی ضعیف ہے، پھر اس کے متعلق تفاصیل لکھی ہیں۔[6]

ان دونوں سورتوں کی قرآت کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان صحیح سند سے ثابت ہے، آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اور فجر سے پہلے دو رکعتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص اتنی مرتبہ پڑھتے ہوئے سنا کہ میں شمار نہیں کر سکتا۔[7]

ان احادیث کے پیشِ نظر ہمارا رجحان یہ ہے کہ نماز مغرب میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص پڑھی جا سکتی ہیں لیکن اسے سنت کا درجہ دے کر اس پر التزام کرنا انتہائی محل نظر ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]بخاری، الاذان، باب نمبر ۱۰۶۔

[2]ابن ماجہ، اقامۃ الصلوۃ: ۸۳۳۔

[3] بیہقی: ص ۳۹۱، ج ۲۔

[4]فتح الباری، ص ۳۲۲، ج ۲، طبع دار السلام۔

[5]تقریب، ص ۲۸۔

[6]الاحادیث الضعیفہ، ص ۳۴، ج ۲، حدیث نمبر ۵۵۹۔

[7]ترمذی، مواقیت: ۴۳۱۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:112

محدث فتویٰ